https://doi.org/10.58352/tis.v47i2.894

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
الثقافۃ الاسلامیۃ
SZIC
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

غیر منقوط اردو کتب سیرت کا تعارفی جائزہ

AN INTRODUCTORY REVIEW OF GHAIR MUNQOT URDU LITERATURE ON SEERAH

Dr. Asma Aziz
Assistant Prof. Deptt. Islamic Studies,
G. C. Women University Faisalabad
asmaaziz@gcwuf.edu.pk

Anam Sattar
MPhil Scholar, Deptt. Islamic Studies,
G. C. Women University Faisalabad
2019-gcwuf-0727@student.gcwuf.edu.pk

Shama Naz
MPhil Scholar, Deptt. Islamic Studies,
G. C. Women University Faisalabad
2017-gcwuf-1721@student.edu.pk

Abstract

Ghair Munqot art and Litrature is an unique type of literature. This literature is only linked with the languages of East i.e. Arabic, Perscian, Urdu and Punjabi languages.In this type of literature, those letter of language is used in writtings which are free from “Noqta / dot”. This field of art is known as Sanat e Mahmila or Aatila. It is not very easy so it is very important that writers and poets must have a big range of vocaboulary in concerned language and synonums are used that are free from Noqta or dots. Many writers and poets imparted to produce their contribution in this field. Likewise, most of them wrote Ghair Munqot literature on Quran’s translation, tafsir, Seerah, Naat. This research deals with the study of the those books of Seerah those were written under this art.

Keywords: *Ghair Munqot Litrature, Urdu, Seerah, Prose, Naat.*

تمہید:

غیر منقوط "علم بدیع کی لفظی صنعتوں میں سے ایک صنعت ہے۔ جسکو "صنعت عاطلہ اور مہملہ" بھی کہتے ہیں۔ "المعجم المفصل فی اللغۃ الادب" کے مطابق:"العامل من الحروف هوالحروف الذی لانقطه لہ فی شكل الكتابی، ونقيمنہ الحروف الحالی، وھو المنقط[1] یعنی عاطل ایسا کلام ہے جس کے حروف کی عبارت پر مشتمل الفاظ میں نقطہ نہ آتا ہو، مثلاً ح، ص، ط اور ل وغیرہ۔ ادباء وشعراء اپنی قادر الکلامی کا ثبوت پیش کرنے کے لیے اس صنعت کا استعمال کرتے ہیں۔ مذکورہ صنعت میں نقاط حروف و الفاظ اور جملوں سے مکمل طور پر احتراز کر کے بے نقاط الفاظ کے ذریعے احساسات وخیالات اور جذبات وکیفیات کو بیان کیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ نظم ونثر دونوں میں استمال کیا گیا ہے۔ ہر دور کے علماء وادباء نے مذکورہ صنعت (عاطلہ) میں طبع آزمائی کی ہے، اور کتنے ہی شاعروں ادیبوں کے نام ہماری بے توجہی کی وجہ سے کھو گئے کیونکہ ان کے کلام کو محفوظ رکھنے کے لئے کوئی مبسوط کوشش نہ ہوئی، یہی وجہ ہے کہ اس نوعیت کا منفرد کام آج تک پردہ اخفاء میں پڑا ہے اور تاریخ ادبیات میں بھی شامل نہ ہوسکا۔ مگر پھر بھی اس صنعت کی سرسری سی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو چند معروف وغیر معروف قلمکاروں کے نام سامنے آتے ہیں۔

عربی ادب میں غیر منقوط روایت:

غیر منقوط کلام کی روایت ہر دور میں رہی ہے۔ اکثر قدیم ادب غیر منقوط ہی ہے عربی غیر منقوط ادب کی روایت ایک تاریخ رکھتی ہے۔ قبل از اسلام عرب میں حروف پر نقاط نہیں لگائے جاتے تھے۔ اہل عرب اپنی فطرت وذہانت کے لحاظ سے الفاظ کو بالکل صحیح پڑھتے تھے۔

۱۔ قرآن مجید میں صنعتِ غیر منقوط:

پہلا کلمہ غیر منقوط حروف پر مشتمل ہے۔ لآ اِلٰهَ اِلّا اللهُ[2] مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ[3] اللہ کا ذاتی نام غیر منقوط حروف پر مشتمل ہے اسی طرح اللہ کے صفاتی ناموں میں سے بہت سے نام غیر منقوط ہیں جیسے الاول، الصمد، الاحد، الودود، الحکم، ، الملک، مالک الملک، العدل[4]۔ اسماء رسول ﷺ بھی غیر منقوط ہیں جیسے رسول، احمد، محمود، حامد، داعی، ہاد، طحہ، طسٓ ، حمٓ، عادل، اولیٰ[5] قرآن میں انبیاء کے بھی غیر منقوط نام ذکر ہوئے ہیں جیسے آدم، موسیٰ، حوا، صالح، ہود، لوط، داؤدؑ۔ ایسے ہی قرآن میں کچھ حروفِ مقطعات بھی غیر منقوط ہیں جیسے صٓ، طہ، طسٓ، حمٓ، الٓمٓ، الٓمٓر، الٓر، طسٓمٓ، الٓمٓصٓ، الٓمٓ اللہ۔ اگر ہم صرف سورۃ فاتحہ کا ہی مطالعہ کریں تو اس میں بھی بے نقاط حروف کا استعمال ہوا ہے۔ جیسے الحمد، لله، ملک اور الصراط۔ اور یہی انداز پورے قرآن میں بھرپور نظر آئے گا جو اس صنعت کی تائید ہے۔

۲۔ صحابہ کرام کے غیر منقوط نام:

صحابہ کے اسماء بھی غیر منقوط ملتے ہیں جیسے علی، عمر، طلحہؓ، رواحہ، عمرو، العاص۔

۳۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا "غیر منقوط خطبہ نکاح":

اس فن کی سب سے قدیم نص جو حضرت علی کا غیر منقوط خطبہ نکاح ہے جو ہم تک پہنچا ہے۔ اس کی ابتدا کچھ یوں ہے:"الحمد لله الملک

المحمود، المالک الودود، مصور کل مولود، ومآل کل مطرود ....''ڈاکٹر لیث داؤد سلمان استاذ جامعہ بصرہ عراق کی تحقیق کے مطابق یہ خطبہ علامہ حریری (۵۱۶ھ) کا مقامات حریری میں ذکر کردہ خطبہ ہی ہے، جس کو بعد کے لوگوں نے سیدنا علیؓ کی طرف بلاسند منسوب کر دیا۔

۴۔ غیر منقوط حمد، نعت و منقبت:

صالح احمد طہ دومانی (ت:۱۳۲۵ھ) کا رسالہ ''الدرر واللآل لمدح محمد والآل'': قصیدہ بے نقاط ہے، جو رسول اکرمؐ کی مدح و ثنا اور آل اطہار کے مناقب شریفہ میں ہے۔

فارسی و اردو ادب میں غیر منقوط روایت:

''مولانا عبد الرحمٰن جامی کا ''دیوان بے نقاط جامی'' فارسی میں ہے۔ جو نقطوں کے بغیر تحریر ہوا ہے۔ انشاء اللہ خاں کی غیر منقوط تصانیف اردو زبان کی نظم و نثر میں سب سے پہلی غیر منقوط تصانیف ہیں۔ انشاء اللہ خاں کی نثر میں "سلک گوہر" اور شاعری میں "دیوان بے نقط" غیر منقوط تصانیف ہیں۔

صنعت غیر منقوط میں ایک رسالہ ''احکام رسول'' ہے۔ جس میں احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے چالیس احکام (۴۰) یعنی اربعین کو منتخب کیا گیا اور عربی سے اردو میں حروف مہملہ کا استعمال کر کے لکھا گیا ہے اس میں پہلے منقوط ترجمہ کیا گیا ہے اور اس کے بعد اس کو غیر منقوط عبارت میں ڈھالا گیا ہے۔ یہ رسالہ رمضان المبارک سن ۱۴۴۰ھ میں مکمل ہو گیا تھا۔ مگر چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر بر وقت شائع نہ ہو سکا۔ مگر الحمد للہ، بفضل تعالیٰ اب رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ میں اس کی اشاعت کے مراحل بھی طے ہوئے۔ اس رسالہ پر اسماعیل قمر بستوی، سید مختار گیلانی، ڈاکٹر محمد ادریس، ڈاکٹر محمد طاہر مصطفی اور منظر پھلوری کی نثری و منظوم غیر منقوط آراء شامل ہیں۔

مذکورہ صنعت میں انشاء اللہ خاں، میر انیس، مرزا دبیر، قاری یعقوب علی خاں، منشی غلام علی خاں کامل جونا گڑھی، منشی لچھمن پرشاد صدر لکھنوی، ولی رازی، راغب مراد آبادی، وقار حلم، ناصر بھوپالی، صادق علی بستوی، شمس الہدیٰ، عظیم رائی، سید امین علی نقوی، سید مختار علی گیلانی، منظر پھلوری، صبا متھراوی، سید تابش الوریٰ، ڈاکٹر محمد طاہر مصطفی، محمد یٰسین سروہی، یوسف طاہر قریشی، خورشید ناظر، ابو الحسن واحد رضوی، طاہر صدیقی، کامران اعظم سوہدروی، دل عارفی، محمد فرقان اور اسماعیل قمر نے طبع آزمائی کی ہے۔

مذکورہ صنعت میں لکھنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے جسے اہل علم بخوبی جانتے ہیں۔ اس قدر مشکل صنعت ہونے کے باوجود ادباء و شعراء نے سطر دو سطر نہیں بلکہ پورے پورے مجموعے تخلیق کیے، ان کی کاوشوں کے نتیجے میں اکثر اصناف نثر و نظم میں شہ پارے معرض وجود میں آئے اور اردو ادب کی تاریخ کا سرمایہ بنے مثلاً قرآن حکیم کا غیر منقوط ترجمہ، حمد باری تعالیٰ، نعت شریف، سیرت رسول مقبول، تراجم احادیث رسول اللہ تعالی علیہ وسلم، مناقب صحابہ رضی اللہ عنھم، قطعات، قصیدے، سلام، مرثیے اور مجموعے غزلیات وغیرہ۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا کہ ہے غیر منقوط حروف یا تحریر ادب ایک فن کی حیثیت رکھتا ہے۔

غیر منقوط اردو کتب سیرت:

درج بالا بحث سے پتہ چلتا ہے کہ غیر منقوط ادب ہر طرح سے ہر دور میں مقبول رہا ہے۔ غیر منقوط ادب پر بہت سی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ غیر منقوط تحریر کوئی آسان فعل نہیں ہے، مگر مصنفین نے انتھک محنت کر کے اپنی غیر منقوط تحاریر کو کتب کی شکل دی ہے۔ مصنفین نے علمی جذبے کے تحت غیر منقوط کتب تحریر کیں جس جذبے کے تحت انہوں نے اس مشکل کام کو سرانجام دیا۔ اس میں ان کا کام قابلِ ستائش ہے۔ اسی طرح غیر منقوط کتب سیرت پر بھی بہت کام ہوا ہے۔ جن کا تعارفی جائزہ نثری اور منظوم تقسیم کے ساتھ درج ذیل ہے۔

درج بالا کتب میں سے صرف اُردو کتب سیرت اس مقالہ میں زیر بحث آئیں گی۔ پھر ان اُردو کتب سیرت کو دو حصوں منظوم اور نثری کتب کی تقسیم کے ساتھ ان کا تعارفی جائزہ سے ذیل میں ہے:

(الف) غیر منقوط اُردو نثری کتب سیرت:

نثر کی غیر منقوط اُردو کتب سیرت مصنفین کا ایک منفرد اور دلچسپ کام ہے۔ مصنفین نے غیر منقوط حروف اور کلام پر مشتمل تصانیف تحریر کیں جو ایک نہایت محنت اور وقت کا تقاضا کرتا ہے۔ نثری غیر منقوط اُردو کتب سیرت کا تعارفی جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

ہادی عالم ﷺ:

ہادی عالم، محمد ولی رازی کی سیرت پر پہلی غیر منقوط کتاب ہے۔ محمد ولی رازی، پاکستان کے دیوبند اہم علماء میں سے ہیں۔ آپ کے والد محترم مفتی محمد شفیع ہیں۔ جب پاکستان وجود میں آیا، اس وقت آپ کی عمر بارہ یا تیرہ سال تھی۔ آپ نے کراچی کے جامعہ سے اسلامیات میں امتیازی پوزیشن کے ساتھ ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ روشن جھروکے عنوان سے آپ کے کالم روزنامہ امت میں چھپتے رہے ہیں۔ آپ ۱۵ جون ۲۰۱۹ء کو وفات پا گئے۔[۶]

ہادی عالم میں حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کی حیاتِ مبارکہ کے تمام اہم واقعات کو نہایت پُرکشش انداز میں بیان کیا ہے اور یہ کتاب مصنف کی عشقِ مصطفی کی بھرپور عکاسی ہے۔ ہادی عالم ﷺ اُردو ادب غیر منقوط تصنیف نہایت ہی منفرد انداز میں بیان کی گئی ہے۔ مصنف کی نے دو ماہ کے نہایت ہی قلیل عرصہ میں اسے لکھا جس کے کل صفحات ۳۶۸ ہیں۔[۷] اس کے معیار کا اندازہ اس سے لگا سکتے ہیں کہ اسے سن ۱۹۸۳ کی قومی سیرت کانفرنس میں اول انعام دیا جا چکا ہے۔[۸] مصنف نے اس کتاب میں اپنی ایک غیر منقوط نعت بھی شامل کی ہے اس نعت کے چند اشعار یہ ہیں:

ہر دم درود سرور عالم کہا کرو
ہر کلمہ محورِوئے مکرم رہا کرو
اسم رسول ہو گا مداوائے درد دل
صلی علیٰ سے دل کے دکھوں کی دوا کہا کرو
ہر سطر برسوہ ہادی کی ہو گواہ
ہر طرح حالِ احمد مرسل کہا کرو[۹]

کتاب میں فہرستِ عنوان کے لئے 'عکس'، مضامین کے لئے 'احوال'، صفحہ کے لئے 'سلسلہ' اور مقدمہ کے لئے 'سطورِ اول' غیر منقوط الفاظ استعمال کئے ہیں۔ اس کتاب کے تین حصوں اور ۱۷۵ عنوانات پر مشتمل ہے۔ کتاب مستند مصادر و مراجع کی روشنی میں مرتب کی گئی ہے جن میں طبقات ابنِ سعد، سیرتِ مصطفے ﷺ، اصح السیر، معارف القرآن وغیرہ شامل ہیں اور کتاب کے آخر اس 'رسالہ کے علمی وسائل' کے نام سے دس وسائل کے نام دیئے ہیں۔[۱۰] کتاب میں شامل آیات و احادیث کا غیر منقوط ترجمہ تحاریر میں دیا ہے جبکہ حواشی میں ان کا عربی متن درج کیا ہے کہیں آیات کا نمبر درج کیا ہے اور کہیں بغیر نمبر کے۔ کتاب کی ایک خصوصیت و انفرادیت یہ بھی ہے کہ تحاریر کو غیر منقوط بنانے کے لئے انبیاء و دیگر کے منقوط اسماء کی جگہ ان کے القابات یا ان سے جڑے غیر منقوط کلمات کا استعمال کیا ہے جیسے حضرت ابراہیمؑ کے لئے 'معمارِ حرم'[۱۱] اور حضرت عیسیٰؑ کے لئے 'روح اللہ'[۱۲] اور اسکی وضاحت ساتھ ساتھ حواشی میں بھی دی ہے اور کتاب کے آخر میں بھی 'کلموں سے مراد' کے نام سے ایک فہرست شامل کی ہے۔[۱۳]

کتاب کی زبان غیر منقوط ہونے کے باوجود نہایت سادہ اور روانی سے بھرپور ہے کہ قاری کا تسلسل برقرار رہتا ہے۔ یہ کتاب غیر منقوط صنعت میں اردو اسلامی ادب میں قابلِ قدر ایک معیاری اضافہ ہے۔

سروں کے سودے:

ڈاکٹر شمس الدین الہدیٰ، شیخ الحدیث مولانا نورالہدیٰ کے صاحب زادے ہیں جو کراچی میں جامعہ ربانیہ کے ایک دینی ادارے کے بانی و مہتمم تھے، کچھ عرصہ کراچی کے مشہور دینی ادارہ جامعہ فاروقیہ میں بھی استاد رہے۔ ڈاکٹر شمس الدین الہدیٰ بھی جامعہ ربانیہ میں حدیث کے استاد ہیں۔ آپ نے جہاد و مغازی اور امتِ مسلمہ کے مصائب و زوال کے اسباب پر تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل غیر منقوط کتاب ''سروں کے سودے'' کے نام سے تحریر کی۔ یہ الہلال ٹرسٹ، الحبیب پرنٹنگ سروسز ناظم آباد کراچی سے شائع ہوئی۔[۱۴] مصنف نے اس کتاب کے بارے میں کہا ہے کہ انہوں نے اس کام کو ۱۹۹۸ء میں شروع کیا تھا اور ۲۰۰۶ء میں مکمل کیا۔[۱۵] مصنف کا کتاب لکھنے کا مقصد امت مسلمہ کی توجہ جہاد کی طرف مبذول کرانا ہے۔ کتاب کا انتساب جامعہ ربانیہ کراچی، والدین، برادر اظہار الحق اور مجاہدینِ اسلام کے نام کیا ہے۔ کتاب میں مصنف کے لیے لکھاری، فہرست کے لئے عکس دروں، نمبر شمار کے لئے عدد، عنوان کے لئے لعل و گوہر جبکہ صفحہ کے لئے حوالہ جیسے غیر منقوط الفاظ استعمال کئے ہیں۔ جبکہ کچھ منقوط الفاظ کا استعمال بھی کیا ہے جیسے انتساب، اظہارِ تشکر، ہدایات اور عرضِ حال۔ کتاب کے مقدمہ کو ''آہِ دل'' کا نام دیا ہے جو عربی اور اس کے اردو ترجمہ پر مشتمل ہے جو مکمل ایک غیر منقوط تحریر ہے جس میں مسلمانوں کی ذبوں حالی اور جذبہ جہاد پر زور دیا گیا ہے۔ کتاب میں مشکل الفاظ اور اصطلاحات کی وضاحت حاشیہ میں دی گئی ہے تاکہ پڑھنے میں آسانی رہے۔ کتاب میں آیات و احادیث کا غیر منقوط ترجمہ دیا ہے وہ تحت اللفظ تراجم و معنی کے بجائے قریب ترین مفاہیم و مطالب کے مطابق ہے۔ کتاب میں آیات و احادیث کا عربی متن حاشیہ میں دیا ہے اور اسکا غیر منقوط ترجمہ کتاب کی تحریر میں دیا ہے۔ کتاب میں ایک تحقیقی اسلوب بھی رکھتی ہے کیونکہ جگہ جگہ حوالاجات کا بھی اہتمام کیا ہے لیکن سورہ کا نام دے دیا گیا لیکن آیت نمبر نہیں اسی طرح دیگر کتب کا نام دے گیا لیکن صفحہ نمبر موجود نہیں۔ کتاب میں جہاد کے لئے معرکہ یا معرکہ آرائی کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کتاب

میں نقطہ سے بچنے کے لئے املاء کی بھی غلطی کی گئی ہے جسے اسرائیلی کو اسرائلی لکھا ہے۔ کتاب ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ غیر منقوط تحریر سادہ اور آسان ہے، قابلِ فہم ہے، تحریر میں روانی اور تسلسل ہے۔ غیر منقوط تحریر کی مثال درجہ ذیل ہے:

"دسواں سال رسول اکرم ﷺ کا معرکوں اور مہموں کی رو سے الوداعی ہے۔ اس لیے کہ اس سے اگلے سال رسول ﷺ کا وصال ہوا اس ماہ سوم کے روسو کے ٹولے صمصام الٰہی کو دے کر حکم کہ "سولی والوں" سے لڑائی کی راہ لوں اولا سہ سحر ہوئے اسلام مدعو کو واگر کلمہ اسلام کہہ کر مسلم ہوں سو لڑائی سے دور ہو اور وہاں رہ کر لوگوں کو کلام الٰہی اور اسوۂ رسول ﷺ اور اسلامی احکام سے سکھاؤ۔"(۱۶)

دوسسر دوداماد:

"دوسسر دوداماد" خلفائے راشدین کی سیرت مبارکہ جو براہِ راست حضرتِ محمد ﷺ سے جڑی ہوئی، پر پہلی غیر منقوط کتاب ہے۔ "دوسسر دوداماد" ابو محمد، محمد عظیم رائی کی کتاب جو ۱۴۳۲ھ بمطابق ۲۰۱۱ء کو کمپوزنگ گرافکس سے ہوئی اور اس اشاعت ادارہ اساس العلم، جامعہ احتشامیہ نزد تھانوی مسجد، جیکب لائن کراچی سے ہوئی۔(۱۷) زیر بحث کتاب میں تمام تر آیات و حدیث کے لفظی ترجمہ اُردو معرا میں مشکل تھے اس لیے مفہومی مرادی معنی لکھے گئے ہیں۔(۱۸)

درجہ ذیل میں صحابہ کرام کے دور میں ہونے والی جنگوں اور فتوحات کا خاص طور پر ذکر شامل ہے۔ دوسسر دوداماد سے نثری غیر منقوط مثال درج ہے۔

"ہمدم مکرمی کی دلداری کے لیے اللہ کے رسول کا کلام ہوا کہ وہ آدمی کہ اس کی ہمدمی اور اس کے مال سے اللہ کے رسول کو سہارا ملا، ہمدم مکرم ہے کہ اس کا دل دوسروں سے سوا، اللہ اور اس کے رسول کے احساس سے معمور ہے۔"(۱۹)

درجہ ذیل کتاب میں مصنف نے زبان کی سلاست وروانی کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اگر اس میں ایسا لفظ آ گیا ہو جو عام فہم سے باہر اس کو حاشیے میں اُس کی تشریح کر دی ہے۔ اس کتاب میں حوالوں میں خصوصی اہتمام کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ اصطلاحات جدیدہ کی وضاحت کا بھی خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔ درجہ ذیل کتاب میں منتخب اٹھارہ (۱۸) غیر منقوط الفاظ سے لکھی جانے والی اس کتاب خلفائے راشدین کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا مقصد اور امت مسلمہ کے دلوں میں صحابہ کرام کی محبت کو اجاگر کرنا ہے۔ کتاب کے آخر میں غیر منقوط کلمات کی فہرست حروفِ تہجی کے لحاظ سے شامل کی گئی ہے۔ کتاب میں خلیفہ اول دوم کی جگہ حاکمِ اول، حاکمِ دوم استعمال کیا گیا ہے۔ کتاب ۱۸ مستند مصادر و مراجع سے استفادہ اٹھاتے ہوئے مدون کی گئی ہے اور مصنف نے اس کی فہرست آخر میں پیش کر دی ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ:

کتاب محمد رسول اللہ ﷺ کو محمد یاسین سروری نے تصنیف کی ہے۔ یہ تصنیف بھی صنعتِ غیر منقوط کی طرز پر لکھی گئی ہے۔ یہ ۵۴۴

صفحات پر مشتمل ہے اسے مشتاق بُک کارنر لاہور سے ۲۰۰۷ میں شائع کیا گیا ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے لگتا ہے کہ یہ ہادی عالم کا چربہ ہی ہے۔

(ب) منظوم کتب سیرت:

منظوم کتب سیرت میں غیر منقوط مدحِ رسول ﷺ بیان کی گئی ہیں۔ غیر منقوط انداز میں جو کہ ایک نہایت ہی مشکل اور پیچیدہ عمل ہے۔ غیر منقوط مدح رسول ﷺ بیان کرنا ایک مشکل ترین فعل ہے۔ منظوم کتب سیرت کی تفصیل یہ ہے:

منظر پھلواری کی کتب غیر منقوط منظوم اُردو کتب سیرت:

منظر پھلواری کی پیدائش ۱۰ جنوری ۱۹۷۳ء کو ٹوبہ ٹیک سنگھ پنجاب میں ہوئی۔[۲۰] "عبدالمجید افضل" ان کا اصل نام ہے جبکہ تخلص منظر پھلوری سے متعارف ہیں جبکہ منظر پھلواری میں نقاط ہونے کی وجہ سے غیر منقوط شاعری میں اپنا تخلص "سائل" استعمال کیا ہے۔ آپ کا تعلق ٹوبہ ٹیک سنگھ نواحی قصبے پھلوار سے ہے اور اسی نسبت سے منظر پھلواری کہا جاتا ہے۔[۲۱] منظر پھلواری کا شمار پاکستان کے ان خاص شعراء میں ہوتا ہے جنہیں غیر منقوط نعتیہ شاعری پر کمال حاصل ہے۔ منظر پھلواری نے تین غیر منقوط منظوم اُردو کتب سیرت تحریر کی ہیں جن میں ارحم عالم، والی لولاک، ماہِ حرا شامل ہیں۔ جو انکی آپ ﷺ سے محبت، الفت، عقیدت اور عشق رسول کریم ﷺ کا منہ بولتا ثبوت ہیں اور آپ کی محنت، لگن، ریاضت اور فن کی بلندی کی بھرپور عکاس ہیں۔ درجہ ذیل کتب کا جائزہ یوں لیا گیا ہے۔

ارحم عالم:

ارحم عالم منظر پھلواری کا غیر منقوط نعتیہ کلام ہے۔ ارحم عالم یکم ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ بمطابق جنوری ۲۰۱۳ء کو جہاں احمد پبلی کیشنز کراچی سے شائع ہوئی۔[۲۲] ارحم عالم ۱۴۷ صفحات پر مشتمل ۵۲ نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔[۲۳] اس کتاب کو ۲۰۱۴ کی قومی سیرت کانفرنس میں صدارتی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس نعتیہ کلام میں اس حد تک اثر انگیزی ہے کہ بتانے پر ہی پتہ چلتا ہے کہ یہ غیر منقوط کلام ہے۔ ارحم عالم کے بارے میں ریاض احمد قادری کی رائے ہے کہ "مدح سرکار دو عالم ﷺ کا سلسلہ دہر کے مطالع اوّل سے ہے۔ مدح سرکارِ دو عالم ﷺ کار اعلیٰ ہے۔ اک سعد اور سعی اعلیٰ ہے۔ کلمہ معرا۔ اسم اللہ سرکار معری ہے۔ رسالہ مدح محمد ارحم عالم کا لکھاری سائل در احمد کا سائل ہے۔ اسے ممدوح در محمد ﷺ سے حاصل ہوئی وہ ولائے رسول مکرم ﷺ کا حاصل ہے۔ اس کی ادا اولیٰ علی ہے۔ لوگوں سے داد ملے گی۔"[۲۴]

ریاض احمد قادری نے ارحم عالم کی تعریف میں جو الفاظ کیے ہیں۔ غیر منقوط ہیں۔ انہوں نے غیر تحریر میں اس کو داد دیتے ہوئے کہا ہے۔ اس کی ادا اولیٰ اعلیٰ ہے اور مزید کہا کہ لوگوں سے اسے داد ملے گی۔ اس سے ان کی مراد ہے کہ ارحم عالم لوگوں میں بہت مقبول ہو گی۔ ارحم عالم میں سے مدح رسول ﷺ غیر منقوط اشعار کی مثال درج ذیل ہے:

ہے احساں کلام اللہ لائے محمدؐ
دلوں کو ہے حاصل ولائے محمدؐ
سہارا محمدؐ کا عالم سے اعلیٰ

ہے عالم کا سلطاں گدائے محمدؐ(۲۵)

ماہِ حرا:

ماہِ حرا منظر پھلواری کا غیر منقوط نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ یہ مجموعہ منظر پھلواری کی کتاب "سارے اسم محمدؐ کے" میں صفحہ نمبر ۱۸ سے شروع ہوتا ہے۔ اس کے کل صفحات ۱۲۸ ہیں۔ مصنف نے اپنی غیر منقوط تحریر کی تعریف کچھ اس طرح کی ہے: "اللہ کے کرم اور مولا محمد ﷺ کی اطاع سے کلام عاطلہ سے مرصع "ماہِ حرا" اک اور رسالہ اہل والا، اہلِ علم اور اہل مطالعہ کے واسطے لکھا ہے۔"(۲۶)

دراصل ساری کی ساری مدح اور اس کا اک اک اکھر دلارِ الٰہی کی مہر اور عطا ہے۔ عالم حال کا کوئی لکھاری مولا محمد کی ولا اور الٰہی کے علاوہ مدح کا اک مصرعہ کہے "محال" ہے۔(۲۷) ماہِ حرا میں سے مدح رسول ﷺ کی مثال درج ذیل ہے:

وہ کرم کارِ عالم ہے ارحم وہی
اور ہماری رہائی کو احکم وہی
وہ ہے دل کی صدا دردِ دل کی دوا
وہ سہارا وہی ہمدرد ، ہمدم وہی(۲۸)

والی لولاک:

یہ بھی منظر پھلواری کا غیر منقوط نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ ۲۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب یکم جنوری ۲۰۱۵ء بمطابق ۱۴۳۶ھ کو سلیم نواز پرنٹرز، عید گاہ روڈ، گجر بستی، فیصل آباد سے شائع ہوئی۔(۲۹) ڈاکٹر محمد طاہر مصطفیٰ نے منظر پھلواری کی "والی لولاک" کی تعریف بیان کرتے ہوئے غیر منقوط الفاظ میں کچھ یوں کیا ہے:

"عہد رسول ﷺ سے لے کر اس دور کی مدح رسول ﷺ کے حوالے سے ہر کوئی لکھ رہا ہے۔ اعلیٰ اس واسطے کہ ہمارا رسول ہی حد کمال و اولیٰ ہے۔ مگر۔۔۔۔ اگر کلموں کو ردھم کے دروں ڈھال کر مدح رسول ﷺ کا معاملہ ہو۔ کام محال ہے اور محال اس واسطے کہ معاملہ اللہ کے رسول ﷺ کی مدح کا ہے۔ ہمارا ادراک محدود او راس رسول مکرم ﷺ کا دائرہ اکرام لامحدود ہے۔ مگر سائل کا معاملہ

ساروں سے الگ ہے۔ سائل مدح رسول ﷺ کر رہا ہے مگر اُردوئے معرا کے کلموں کے ہمراہ۔۔۔
واہ۔۔۔ عمدہ اعلیٰ اور اوکھا کام ہے کر رہا ہے۔"(۳۰)

ڈاکٹر طاہر مصطفیٰ نے شاعر کی تعریف غیر منقوط الفاظ میں بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ عہد رسالت سے لے کر آج تک ہر کوئی مدح رسول ﷺ پر کام کر رہا ہے مگر آج پہلی بار غیر منقوط مدح تحریر کی جا رہی ہے۔ جو کہ بہت ہی مشکل ترین کام ہے۔ اس میں کسی بھی کسی قسم کی کوئی گنجائش نہیں کی جاسکتی کیونکہ یہ مدح اللہ کے پیارے رسول اور ہمارے آخری نبی الزماں حضرت محمد ﷺ کی ہے۔ ڈاکٹر طاہر مصطفیٰ نے مزید اس کام کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ایک بہت ہی عمدہ اور مشکل کام ہے جو کہ منظر صاحب سر انجام دے رہے ہیں انہوں نے اس کی مزید تعریف میں یوں کیا ہے کہ:

"اگر کوئی ہم لوگوں سے اُردوئے معرا کے کلموں کے دروں مدح رسول ﷺ ردھم کے ہمراہ کرے۔۔۔ مکرر اس کو ادراک ہو گا کہ اس طرح کا کام کس حد کا محال کام ہے مگر سائل کے ہاں اس طرح کی محال اور اوکھی سعی کر کے دکھادی گئی ہے۔"(۳۱)

والی لولاک سے غیر منقوط نعتیہ کلام کی مثال درج ذیل ہے:

ہر سو ہی دے رہا ہوں دہائی گھڑی گھڑی
اس در سے ملے گی رہائی گھڑی گھڑی
ہٹ دھرمی اور ہوس کی مٹائی اکڑ پلک
کی حکم سے ہے دور لڑائی گھڑی گھڑی(۳۲)

منظر پھلواری کی تینوں کتب کا بغور مطالعہ کیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ بعض مصنفین نے جنہوں نے ان کتب کے بارے میں الفاظ تعریفات استعمال کیے ہیں وہ غیر منقوط الفاظ ہیں۔ اور منظر صاحب نے بھی جو ان کتب کے بارے میں الفاظ تشکرات استعمال کیے وہ بھی غیر منقوط ہی ہیں اور والی لولاک میں ڈاکٹر طاہر مصطفیٰ نے تعریف کرتے ہوں منظر پھلواری کے نام کی ان کے لیے سائل کا لقب استعمال کیا ہے۔ درج بالا تینوں کتب کے مطالعہ کرنے سے یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ منظر پھلواری اُردو غیر منقوط ادب کے ماہر اور سچے عاشقِ رسول ہیں۔

مدحِ رسول ﷺ:

"مدحِ رسول ﷺ" راغب مراد آبادی کا اُردو غیر منقوط نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب ۱۹۷۹ء میں مکمل ہو چکی تھی۔ لیکن اشاعت ۱۹۸۳ء میں ایجوکیشنل پریس سے ہوئی۔(۳۳) یہ کتاب ۴۰ غیر منقوط نعتوں اور ۲۳ رباعیوں پر مشتمل ہے۔ راغب مراد آبادی کا اصل نام سید اصغر حسین اور راغب ان کا تخلص ہے۔ آپ کی پیدائش ۲۷ مارچ ۱۹۱۸ء کو دہلی میں ہوئی۔ آپ کا آبائی وطن مراد آباد ہے۔ آپ نے بی۔ اے کی تعلیم حاصل

کرنے کے ساتھ ساتھ السنہ شرقیہ کے کئی امتحانات بھی پاس کیے۔ طبیہ کالج، دہلی سے طب کی سند بھی حاصل کی۔ لیکن پھر بھی آپ نے سرکاری ملازمت کو ہی ذریعہ معاش بنایا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ پاکستان آگئے اور آپ کا انتقال جنوری ۲۰۱۱ء میں کراچی میں ہوا۔ (۳۴)

راغب مرادآبادی نے شاعری پر بہت سی تصانیف تحریر کیں لیکن غیر منقوط ادب پر مشتمل ان کا نعتیہ مجموعہ کلام "مدح رسول ﷺ" ہے۔ راغب مراد آبادی کی یہ کتاب تمام تر غیر منقوط حروف پر مشتمل ہے۔ سوائے ان کے تخلص کے کہیں بھی نقطہ استعمال نہیں ہوا ہے۔ مثال کے طور پر:

راغب کم سواد اُٹھ
دوڑ کھلا درِ رسول (۳۵)

"مدح رسول ﷺ" کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ راغب صاحب نے اس کتاب کو ۱۷ غیر منقوط حروف کے دائرے میں رہ کر لکھا ہے۔ "مدحِ رسول ﷺ" میں راغب صاحب نے اللہ کے ۱۳ صفاتی نام جنہیں اسماء الحسنیٰ کہا جاتا ہے، بھی استعمال کیے ہیں۔ (۳۶) اسماء الحسنی کے ساتھ ساتھ مدح رسول ﷺ میں ۲۴ اسمائے رسول ﷺ بھی غیر منقوط شامل کیے گئے ہیں۔ (۳۷)

مصنف یہ غیر منقوط اسماء الحسنی اور اسماء الحسنیٰ اور اسمائے النبی ﷺ اپنی کتاب میں شامل کر کے اس بات کی تائید کرنے کی کوشش کی ہے کہ غیر منقوط کی روایت اللہ تبارک وتعالیٰ سے بھی ثابت ہے۔ مزید یہ ہے کہ اللہ کا اسم ذاتی "اللہ" اور رسول اللہ ﷺ کا اسم ذاتی "محمد اور احمد" یہ تمام اسم غیر منقوط ہیں۔

"مدح رسول ﷺ" کے بارے میں شان الحق حقی کچھ یوں لکھتے ہیں:

> "جناب راغب مراد آبادی، ہمارے عہد کی ان چند باکمال ہستیوں میں سے ہیں۔ جن کے سامنے میرا سر انیاز، جذبہ، عقیدت اور فوارو تحسین سے جھک جاتا ہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو استاد نہیں کہلوایا مگر استاد کا لقب انہیں زیب دیتا ہے۔ راغب صاحب کی نعتوں میں بھی کوئی بات ثقاہت یا معقولیت سے ہٹی ہوئی نہیں ملے گی۔ اظہار محبت واردات ہے جیسا کہ چاہیے۔ مگر پوری احتیاطوں کے ساتھ جو ان کے خلوص کلام کی شاہد ہیں۔ یہ مجموعہ اُردو ادب کے جواہر خانے میں ایک بیش بہا اضافہ ہے اور یقین ہے کہ فارسی میں فیضی کی "سواطع الالہام" کی طرح راغب صاحب کا یہ کارنامہ بھی اُردو میں منفرد رہے گا۔" (۳۸)

ابوالخیر کشفی صاحب بھی اپنا اظہار خیال کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

"مدح رسول ﷺ کی نعتوں اور رباعیوں میں بہت کم مقامات ایسے ہیں جہاں صفت غیر منقوط اظہار، جذبہ اور اُردو کے مزاج پر غالب آئی ہوئی ہو۔ وہاں بیشتر مقامات پر یہ مشتمل صفت درمیان نہیں بنی بلکہ وسیلہ انعکاس جذبہ وخیال کے طور پر سامنے آتی ہے۔"(۳۹)

مدح رسول ﷺ سے بے نقاط کلام کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

رسول ہدیٰ کا کرم اللہ اللہ
ہوا دور اک اک اسم اللہ اللہ(۴۰)

واہ ہو گا درِ امام ، آؤ لوگو
دوڑو ، دارالسلام ، آؤ لوگو(۴۱)

اللہ کا ممدوح ، دورِ عالم کا رسول
در اس کا مدام ، کھٹکھٹاؤ لوگو(۴۲)

محمد ہی محمدؐ:

سید امین علی نقوی شاہ کا غیر منقوط اُردو نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔ یہ کتاب بہت ہی قلیل عرصے میں منصہ شہود پہ آئی۔(۴۳) (پندرہ جنوری ۱۳۸۵ھ تا ۱۵ فروری ۱۳۸۵ء)(۴۴) اپنی نوعیت کی یہ پہلی منفرد کاوش بلاشبہ داد وتحسین کے قابل ہے۔ سید امین علی نقوی شاہ ۱۳۵۹ھ کو بھٹہ دوہا ضلع لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔(۴۵) آپ کا اصل نام محمد امین تھا۔ حضرت علیؓ سے والہانہ عشق ہونے کی بنا پر آپ اپنے نام کے ساتھ علی بھی لکھتے تھے۔ آپ خاندان سادات سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لیے آپ نے اپنے نام کے ساتھ سید اور نقوی کا بھی اضافہ کیا اور اکثر تصانیف میں آپ نے شاہ بھی استعمال کیا ہے۔(۴۶)

بحیثیت شاعر آپ نے اپنی شاعری میں ایک خاص تخلص کو ہی ترجیح نہیں دی بلکہ کہیں امین(۴۷) کہیں نقوی(۴۸) اور کہیں علی(۴۹) کو بھی بطور تخلص استعمال کیا ہے۔ اس کی مثال ہم درج ذیل اشعار سے دیکھتے ہیں۔

نقویؔ بطور تخلص:

گزارش ہے یہ نقویؔ کی زبانِ حال سے ہر دم
دو عالم میں میری بگڑی بنانا یارسولؐ(۵۰)

امین نقوی یا نقوی امین:

کہیں پر آپ نے امین نقوی اور نقوی بھی بطور تخلص استعمال کیا ہے:

خیال نقوی امین
رہے علی ولی کے پاس(۵۱)

حسین ملت کی سر بلندی
امین نقوی ہے راہِ پستی(۵۲)

علیؔ بطور تخلص:

ہادی اسلام و سردار رُسل
اے علیؔ مداحِ او مولائے گل(۵۳)

درج بالا امثال سے پتا چلتا ہے کہ محمد امین نقوی شاہ نے اپنی شاعری میں کوئی خاص تخلص استعمال نہیں کیا بلکہ مختلف تخلص زیر بحث لائے۔
آفتاب احمد نقوی صاحب آپ کے سلسلہ سادات خان سے تعلق کے بارے میں یوں بیان کرتے ہیں:

”عندلیب بوستانِ فاطمی جناب سید محمد امین علی نقوی شاہ کا خاندان سادات سے تعلق ہے۔ سلسلہ نسب پینتالیس واسطوں سے سید الشہداء حضرت امام حسینؓ سے جاملتا ہے۔“(۵۴)

ابو انیس محمد برکت علی صاحب کتاب ”محمدؐ ہی محمدؐ“ اور اس کے مصنف کے لیے درج ذیل الفاظ میں دعا گو ہیں:

”اللہ کرے کہ مصنف کے فکری عمق فنی بصیرت اور علو ہمتی کا آئینہ دار یہ ادبی شاہکار اُردوئے معرا اور فنِ نعت گوئی کے ایک نئے باب کا نقطہ آغاز ہو۔ آمین“(۵۵)

پروفیسر سید آفتاب احمد نقوی صاحب نے بھی درج الفاظ رکلمات میں مصنف کو درد دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

”میری مراد صنعت غیر منقوط میں مدحت مصطفیٰ ﷺ کی اس اولین کتاب سے ہے چار زبانوں میں پیش کرنے کا اعزاز حضرت نقویٰ صاحب کو حاصل ہو رہا ہے۔“(۵۶)

حضرت نقوی شاہ عربی، فارسی، اُردو اور پنجابی زبانوں کے ماہر مزید احمد نقوی صاحب فرماتے ہیں:

"کہ میری معلومات کی حد تک دنیائے علم و ادب میں صنعتِ غیر منقوط میں اوّلین نذرانہ عقیدت بحضور سرورِ کائنات ﷺ پیش کرنے کا اعزاز صرف اور صرف اسی کتاب کی صورت میں ممکن ہو رہا ہے۔"(۵۷)

آفتاب احمد نقوی صاحب کتاب کے مواد کے بارے میں مزید فرماتے ہیں کہ:

"کتاب میں شامل مواد میں حضرت نقوی شاہ کے اپنے جذبات و احساسات اور عقائد و نظریات ملتے ہیں۔"(۵۸)

سید امین نقوی شاہ نے اپنی کتاب بسم اللہ کے غیر منقوط ترجمہ اور کلمہ اوّل یعنی لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدُالرَّسُوْلُ اللہُ کے غیر منقوط تراجم سے کیا ہے۔ بسم اللہ کا غیر منقوط ترجمہ:

اللہ کے اسم سے کہ ہر مہر والا، عمدہ رحم والا ہے۔(۵۹) کلمہ اوّل کا غیر منقوط ترجمہ:

ماسوا اس کے کہاں کوئی الہ
ہے محمد مرسل مولیٰ الوریٰ(۶۰)

سرکارِ دوعالم:

اللہ تعالی کی حمد و ثناء اور نبی کریم ﷺ کی نعت کے امتزاج کے ساتھ غیر منقوط منظوم کتبِ سیرت ہے۔ سرکارِ دوعالم کے مصنف سید تابش الوری ہیں۔ آپ کا اصل نام سید سردار علی ہے۔ آپ کا تعلق بہاولپور سے ہے۔ آپ پاکستان کے معروف شاعر، صحافی اور علاقہ بہاولپور کے بہت بڑے علمبردار بھی ہیں۔ آپ کی علمی و ادبی خدمات پر آپ کو تمغہ امتیاز بھی مل چکا ہے۔ آپ کی یہ کتاب سیرت پر منظوم صنعت عاطلہ کی بہترین کاوش ہے۔ ۲۰۰۴ میں مجلس ثقافت پاکستان، بہاولپور سے اس کی اشاعت ہوئی ہے، اس میں تین محامد الٰہیہ اور ۳۳ نعتیں شامل ہیں جو ۱۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ۲۰۰۵ میں حکومت پنجاب کی طرف سے اسے کتب سیرت کے مقابلے میں انعام اول کا مستحق بھی قرار دیا گیا۔ تابش الوری کا ایک شاندار نعتیہ کلام کا کچھ حصہ ملاحظہ ہو:

وراء الوری ہے کمال محمد
وصال علی ہے وصال محمد
کہے گر ہر اک حال سرکار مولا
کہے کوئی کس طرح حال محمد

محامد وراء المعرا:

میاں چنوں کے سید مختار علی گیلانی نے صنعتِ مہملہ و عاطلہ کا حیرت انگیز فن پارہ پیش کیا۔ اس میں چھ مختلف زبانوں میں غیر منقوط مدح رسول ﷺ بیان کیا ہے۔ کتاب ۳۰۴ صفحات پر مشتمل ہے جسے میاں چنوں سے گیلانی پبلشر، آستانہ پیر مدوں شریف سے ۱۹۹۳ میں شائع کیا۔ یہ کتاب اپنے اندر انوکھی و منفرد خوصیات رکھتی ہے۔ پہلی خصوصیت ایک ہی وقت میں چھ زبانوں میں غیر منقوط نعتیہ شاعری کی ہے جن میں عربی، فارسی، انگریزی، اردو، پنجابی اور سرائیکی شامل ہیں۔ دوسری خصوصیت کتاب کا منفرد اسلوب ہے۔ وہ یہ کہ شاعر نے اردو زبان کے ۱۹ حروف ہجائی غیر منقوط (ٹ، ح، د، ڈ، ر، ڑ، س، ص، ط، ع، ک، گ، ل، م، و، ہ، ء، ی، ے) کو استعمال کرتے ہوئے انیس باب بنائے ہیں اور ہر باب کو ایک غیر منقوط حروف سے خالی رکھا ہے، بایں طور کہ پہلے باب کے اشعار "الف" سے خالی، دوسرے باب کے ابیات کو "ٹ" سے خالی رکھا یعنی غیر منقوط ہونے کے ساتھ ساتھ وہ اشعار اس حرف سے بھی معرا ہیں، اسی طرح انیس ابواب میں سے ہر باب ایک حرف سے معرا ہے، اس میں دو مشقتیں جمع ہیں۔ اول: غیر منقوط لکھنے کی مشقت کے ساتھ، دوم: ہر باب ایک حرف مہمل سے بھی خالی ہے۔ کسی شاعر نے اس انوکھے اسلوب کے مطابق پہلے لکھا ہے اور نہ ہی بعد میں۔ معرا "س" کی مثال:

والی و مولا وہی عالم کا آمر ہے وہی
ماہ و مہر و لعل و گوہر کا مصور ہے وہی

روح عالم:

اسے یوسف طاہر قریشی لکھا ہے جو ۱۸۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ نعتیہ کلام میں سے ایک ملاحظہ کیجیے:

سہل ہو راہ مدح محمد
مرے الٰہی مری دعا ہے
مدح طاہر الہامی ہے
مدح رسول کا ملا صلہ ہے

مدح رسول:

اس فن کی یہ کتاب کامران اعظم سوہدری نے لکھی ہے۔ کامران اعظم ۲۰ دسمبر ۱۹۷۶ کو گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک شاعر اور سیرت نگار ہیں۔ آپ نے علومِ قرآن، حدیث، سیرت، تاریخ، شاعری اور متفرق موضوعات پر ۱۰۰ کے قریب کتب تصنیف کیں۔ زیرِ بحث

غیر منقوط ایک سو چار صفحات پر مشتمل ہے جو ۲۰۰۹ میں علم و عرفان پبلیشرز لاہور سے شائع ہوئی۔(۶۱) صاحب کتاب نے کتاب کو ان بیت سے شروع کیا ہے:

ہر سو اس کا عکس ہدی
ہر سو وہ آس عہد روا

داعی اسلام:

داعی اسلام مولانا صادق علی قاسمی بستوی کی تصنیف ہے انہوں نے غیر منقوط منظوم کتاب لکھ کر علمی حلقے میں اپنی صلاحیت کا لوہا منوایا تھا، جس کا معترف زمانہ ہے۔ایک طلسماتی علمی وادبی شخصیت معروف عالم دین، کئی کتابوں کے مصنف اور ماہنامہ " نقوشِ حیات ” کے مدیر رہے۔ آپ گوناگوں صلاحیتوں کے مالک تھے، افسانوی شخصیت کے حامل مولانا صادق علی بستوی اتر پردیش کے ضلع سنت کبیر نگر (سابق بستی) کے ایک چھوٹے سے قصبے لہرولی بازار سے تعلق رکھتے تھے۔ صادق بستوی کا اصل نام صادق علی انصاری قاسمی دریابادی بستوی ہے۔ مولانا ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ کو اتر پردیش کے ضلع بستی کے موضع دریاباد کے ایک غریب کنبے میں پیدا ہوئے، آپ کی ابتدائی تعلیم کا آغاز آپ کے نواحی گاؤں کے مکتب میں ہوا، آپ نے فارسی وابتدائی عربی تعلیم مدرسہ دینیہ مونڈاڈیہہ بیگ بستی میں حاصل کی، صادق بستوی کو بغیر نقطوں والی کتاب کے ذریئے بڑی شہرت ملی؛ آپ کی غیر منقوط کتاب ’داعی اسلام‘ منظر عام پر آتے ہی ہر سوج اس کی دھوم مچ گئی اور گمنامی میں خاموشی سے کام کرنے والے صادق بستوی راتوں رات پوری اردو دنیا میں مشہور ہوگئے۔ یہ کتاب ہندوستان کی نسبت پاکستان میں زیادہ مقبول ہوئی یہ کتاب دراصل حفیظ جالندھری کی شاہنامۂ اسلام کے طرز پر غیر منقوط کلام ہے۔اس سلسلے میں مولانا صادق بستوی نے یوراسٹوری کو بتایا:”سیرت طیبہ کے موضوع پر الگ الگ انداز میں کثرت سے کتابیں لکھی گئیں۔ میں بھی اس موضوع پر ایک کتاب لکھنے کا خواہش مند تھا؛ لیکن ایسا کوئی بھی جدت والا پہلو نظر نہیں آرہا تھا۔ اسی دوران دارالعلوم دیوبند جانا ہوا، وہاں دارالعلوم کے ممتاز استاذ مولانا عبد الرحیم بستوی کے یہاں قیام کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے پاس ولی رازی کی نثر میں غیر منقوط کتاب ’ہادی عالم‘ موجود تھی۔ مولانا عبد الرحیم بستوی نے مجھ سے کہا کہ تم اس کو منظوم کردو۔ میں وہاں سے آکر اس کام میں لگ گیا اور آج آپ کے سامنے ’داعیِ اسلام‘ کے نام سے غیر منقوط شاہنامۂ اسلام موجود ہے“۔ اگرچہ صادق بستوی نے ولی رازی کی کتاب دیکھ کر داعیِ اسلام لکھنے کی ترغیب حاصل کی؛ لیکن ان کا کارنامہ ولی رازی سے بڑا ہے؛ کیوں کہ اہلِ علم و دانش اور نکتہ سنجانِ فکر و نظر بخوبی واقف ہیں کہ صنعتِ غیر منقوط میں نثر کے مقابلے میں منظوم کتاب لکھنا اور وہ بھی سیرتِ پاک جیسے نازک موضوع پر کس قدر مشکل ہے۔ جہاں اس صنعت کے ساتھ ساتھ اوزان وبحور اور قوافی کی پابندیاں ایک طرف، اسلام کی عائد کردہ پابندیاں بھی قدم قدم پر زنجیرِ پا بنتی ہیں۔ ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیں:

سلام اس کو کہ اس کا ہر عمل وحی الٰہی ہے
سلام اس کو کہ اس کا کلمہ گو ہر مور و ماہی ہے
سلام اس کو کہ اک امی مگر اک ہادیِ کامل

مطہر اور طاہر اک رسولؐ ، اک حاکمِ عادل

داعیِ اسلام عوام و خواص میں کافی پسند کی گئی۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے لیے صادق بستوی کو اتر پر دیش اردو اکادمی کے ادبی انعام اور حمد و نعت اکیڈمی نئی دہلی کی طرف سے حسان بن ثابت ایوارڈ سے نوازا گیا۔ صادق بستوی کا علمی و ادبی سفر ضعیفی کے باوجود ہنوز جاری تھا۔ مولانا مرحوم نے شاہ سلمان کی خواہش پر مہمان خصوصی کے طور پر حج بھی کیا تھا۔

حاصل بحث:

درج بالا تمام غیر منقوط منظوم اور نثری اُردو کتب سیرت کا مطالعہ کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ غیر منقوط کلام / ادب ایک نہایت ہی عمدہ اور دلچسپ نوعیت کا، محنت طلب اور عشقِ محمد میں ڈوبا ہوا کام ہے۔ اس محنت طلب کام میں مصنفین نے اپنے دن رات ایک کر دیے اور ناممکن اور مشکل کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر دنیا کو اس ادب کے بارے میں مزید آگہی فراہم کی۔ اس فن کے لیے مصنفین کا زبان کی وسعت اور الفاظ و مترادفات وغیرہ کا علم ضروری ہے۔ کوئی بھی عام فہم انسان اس علم کے وتیر اس فن کو اتنی روانی کے ساتھ بہت ہی عمدہ انداز اور دلچسپ انداز میں بیان نہیں کر سکتا۔ میرے خیال میں یہ فن عام فہم رکھنے والے انسان کی سمجھ سے باہر ہے۔ جن پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہو وہی لوگ ایسا کلام ایسی تصانیف تحریر سکتے ہیں۔ مصنفین نے نے نقاط تصانیف تحریر کرتے وقت کتنی مشکلوں کا سامنا کیا ہوگا۔ کتنی محنت سے کتنا وقت صرف کر کے اس کام کو بہتر اور پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے سعی کی ہوگی یہ سب ان کتب کے مطالعہ سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ بہر حال غیر منقوط ادب ایک روایت بنتا جا رہا ہے اور موجودہ دور میں بھی بہت سے لوگ اس فن کو تحریر کرنے میں مشغول ہیں۔

اس تحقیق سے یہ بات بھی سامنے آئی کہ صنعتِ مہملہ، عاطلہ اور غیر منقوط میں نثری کتبِ سیرت کے مقابلے میں منظوم کتب سیرت زیادہ ہیں۔

سفارشات:

درج بالا کتب کے مطالعہ سے درج ذیل سفارشات ہیں جو اس فن و ادب کو بہتر بنانے اور عام لوگوں میں بھی اس فہم و ادراک میں مددگار ثابت ہو گیں۔ وہ درج ذیل ہیں:

۱. نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کا ادب و احترام زندگی کے ہر معاملہ میں مقدم ہے بے نقط الفاظ کے استعمال میں ادب و احترام کے دائرہ سے کسی صورت باہر نہیں آنا چاہیے۔

۲. غیر منقوط فن و ادب پر کام کرنے والے حضرات کو چاہیے کہ اس فن کے لیے واضح اصول و اسلوب مدون کریں۔

۳. مصنفین کو چاہیے کہ بعض مشکل ترین غیر منقوط الفاظ کے ساتھ ان کے معانی و مطالب بھی لکھیں تاکہ عام فہم رکھنے والے قارئین بھی آسانی سے استفادہ کر سکیں۔

۴. سیرت المصطفیٰ ﷺ ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔ اگر مفہوم واضح نہ ہو تو احکامات کی بجا آوری کیسے ممکن ہو سکے گی۔

۵. اس فن پر کتب تصنیف کرنا انتہائی محنت طلب کام ہے، مصنفین کی حوصلہ افزائی کے لئے سالانہ قومی سیرت کانفرنس میں اس فن پر کتبِ سیرت کا علیحدہ سے مقابلہ ہونا چاہیے۔

۶. محققین اور طلبہ میں غیر منقوط مقالہ جات اور مضامین کا بھی اہتمام کیا جائے۔

۷. جامعات میں ان کتب کے فنی جائزوں پر تحقیقی کام بھی ہونا چاہیے۔

۸. وہ مصنفین جو غیر منقوط ادب تصنیف کر چکے ہیں انہیں چاہیے کہ اس کے اسلامی اصول وضوابط مرتب کریں۔ قرآن اور سیرت کے حوالے سے اس کے معیاری اسلوب کی وضاحت کریں اور واضح کریں۔ تاکہ قرآن پاک اور نبی کریم ﷺ کی سیرت پر غیر منقوط کلام لکھتے ہوئے ادب معیار ملحوظِ خاطر رکھا جاسکے۔

۹. غیر منقوط روایت کو پروان چڑھانے کے لیے یا مضبوط کرنے کے لیے جامعات میں اس پر سیمینارز منعقد کیے جائیں۔

۱۰. ایم۔ فل اور پی۔ ایچ۔ ڈی میں باقاعدہ غیر منقوط ادب پر آپشنل کورس پڑھایا جائے۔

حوالہ جات:

۱۔ اصیل بدیع یعقوب، الدکتور، میثال عاصی، الدکتور، المعجم المفصل فی اللغۃ الادب، بیروت، دار العلم للملایین، الطبعۃ الاولی، ۱۹۸۷ء، ص ۲۷

Aseel Badee Yaqoob, Dr., Misal Aasi, Dr., Al-Maujam ul Mufasil Fi-Lughat-il-Adab, Bearut, Darul Ilm Lilmalayeen, 1st Edition, 1987, P.27

۲۔ محمد (۴۷) ۱۹

Muhammad (47) 19

۳۔ الفتح (۴۸) ۲۹

Al-Fatah (48) 29

۴۔ مراد آبادی، راغب، مدح رسول ﷺ، کراچی: ایجوکیشنل پریس، ۱۹۸۳ء، ص:۴

Muradabadi, Raghib, Madah Rasool (PBUH), Karachi: Educational Press, 1983, P:4

۵۔ ایضاً، ص:۴

Ibid, P:4

۶۔ ایضاً، ص:

Ibid, P:

۷۔ محمد ولی رازی، ہادی عالم، کراچی، دارالعلم، A بلاک 15، گلستان، ۲۰۱۷ء، ص:۲

Muhammad Wali Razi, Hadi Aalim, Karachi, Dara-ul-Ilm, A Block 15, Gulistan, 2017, P:2

۸۔ ایضاً، ص:۴۱۷

Ibid, P:417

۹۔ ایضاً، ص:۳۴

Ibid, P:34

۱۰۔ ایضاً:ص۴۱۶

Ibid, P:416

۱۱۔ ایضاً:ص:۳۶

Ibid, P:36

۱۲۔ ایضاً:ص:۳۷

Ibid, P:37

۱۳۔ ایضاً:ص:۴۱۳

Ibid, P:413

۱۴۔ ڈاکٹر شمس الہدیٰ، سروں کے سودے، الہلال ٹرسٹ، الحبیب پرنٹنگ سروسز، ناظم آباد، کراچی، ۲۰۰۶ء، ص:

Dr. Shams Ul Huda, Saroon Kay Soday, Al-Hilal Trust, Al-Habib Printing Services, Nazim Abad, Karachi, 2006, P:

۱۵۔ ایضاً، ص:۲۵۔۲۶

Ibid, P:25-26

۱۶۔ ایضاً، ص:۳۶

Ibid, P:36

۱۷۔ ابو محمد، محمد عظیم رائی، دوسسر دوداماد، ص:۲

Abu Muhammad, Muhammad Azeem Rai, Do Sasur Do Damad, P:2

۱۸۔ ایضاً، ص:۱۲

Ibid, P:12

۱۹۔ ایضاً، ص:۸۴

Ibid, P:84

۲۰۔ منظر پھلواری، ارحم عالم، جہانِ احمد پبلشرز، اُردو بازار، کراچی، ۲۰۱۳ء، ص:۱۰۷

Manzar Pholwari, Arham Alim, Jahan-e-Ahmad Publishers, Urdu Bazar, Karachi, 2013, P:107

۲۱۔ ایضاً

Ibid

۲۲۔ ایضاً، ص:۲

Ibid, P:2

۲۳۔ ایضاً

Ibid

۲۴۔ ایضاً، ص:۱۵

Ibid, P:15

۲۵۔ ایضاً، ص:۳۲

Ibid, P:32

۲۶۔ ایضاً، ص:۱۸

Ibid, P:18

۲۷۔ ایضاً

Ibid

۲۸۔ ایضاً، ص:۳۳

Ibid, P:33

۲۹۔ منظر پھلواری، والی لولاک، سلیم نواز پرنٹرز، عید گاہ روڈ، گجر بستی، فیصل آباد، ۲۰۱۵ء، ص:۴

Manzar Pholwari, Wali-e-Lolak, Saleem Nawarz Printers, Eid Gah Road, Gujjar Basti, Faisalabad, 2015, P:4

۳۰۔ ایضاً، ص:۲۵

Ibid, P:25

۳۱۔ ایضاً، ص:۲۶

Ibid, P:26

۳۲۔ ایضاً، ص:۲۷

Ibid, P:27

۳۳۔ مراد آبادی، راغب، مدح رسول ﷺ، ص:۴

Muradabadi, Raghib, Madah Rasool (PBUH), P:4

۳۴۔ محمد شمس الحق، پیمانہ غزل، جلد دوم، ص:۸۸

Muhammad Shams ul Haq, Paymana Ghazal, Volume 2, P:88

۳۵۔ سید، ابوالخیر کشفی، ڈاکٹر، ایک زندہ کرامت، مشمولہ: مدح رسول ﷺ، راغب مراد آبادی، ص:۲۳

Syed, Abu Al-Khair Kashfi, Dr., Ek Zinda Karamat, Mashmoola: Madah Rasool (PBUH), Raghib Muradabadi, P:23

۳۶۔ ایضاً، ص:۴

Ibid, P:4

۳۷۔ ایضاً، ص:۵

Ibid, P:5

۳۸۔ شان الحق حقی، شاعری الفاظ کا فن، مشمولہ: مدح رسول از راغب مراد آبادی، ص:۳۴

Shan ul Haq Haqqi, Shairi Alfaz ka Fan, Mashmoola: Madah Rasool (PBUH), Raghib Muradabadi, P:34

۳۹۔ سید ابوالخیر، کشفی، ڈاکٹر، ایک زندہ کرامت، مشمولہ: مدح رسول از راغب مراد آبادی، ص:۲۴

Syed, Abu Al-Khair Kashfi, Dr., Ek Zinda Karamat, Mashmoola: Madah Rasool (PBUH), Raghib Muradabadi, P:24

۴۰۔ ایضاً، ص:۲۷

Ibid, P:37

۴۱۔ شان الحق حقی، شاعری الفاظ کا فن، مشمولہ: مدح رسول از راغب مراد آبادی، ص:۱۵۵

Shan ul Haq Haqqi, Shairi Alfaz ka Fan, Mashmoola: Madah Rasool (PBUH), Raghib Muradabadi, P:155

۴۲۔ ایضاً

Ibid

۴۳۔ سید، محمد امین علی شاہ نقوی، محمد ہی محمدؐ، ۱۹۸۵ء، ص:۶

Syed, Muhammad Ameen Ali Shah Naqvi, Muhammad hi Muhammad, 1985, P:6

۴۴۔ ایضاً

Ibid

۴۵۔ انٹرویو، علی اکبر شاہ، سید، اُم ورقہ، تعارف سید محمد امین علی نقوی شاہ، اے بی سی روڈ افغان آباد، فیصل آباد، ۴ جنوری ۲۰۱۷ء

Interview, Ali Akbar Shah, Syed, Um Warqa, Tarauf Syed Muhammad Ameen Ali Naqvi, ABC Road Afghanabad, Faisalabad, 4 January 2017

۴۶۔ ایضاً

Ibid

۴۷۔ محمد امین علی، سید، نقوی، من کنت مولیٰ، باب الھدیٰ، فیض آباد، فیصل آباد، ۱۴۱۴ھ، ص:۶۵

Muhammad Ameen Ali, Syed, Naqvi, Man Kuntu Maula, Bab-ul-Huda, Faizabad, Faisalabad, 1414, P:65

۴۸۔ محمد امین علی، سید، نقوی، عشقِ محمدؐ، ص:۷۹

Muhammad Ameen Ali, Syed, Naqvi, Ishq-e-Muhammad, P:79

۴۹۔ محمد امین علی، سید، نقوی، من کنت مولیٰ، ص:۴۴

Muhammad Ameen Ali, Syed, Naqvi, Man Kuntu Maula, P:44

۵۰۔ محمد امین علی، سید، نقوی، عشقِ محمدؐ، ص:۷۹

Muhammad Ameen Ali, Syed, Naqvi, Ishq-e-Muhammad, P:79

۵۱۔ محمد امین علی، سید، نقوی، من کنت مولیٰ، ص:۶۵

Muhammad Ameen Ali, Syed, Naqvi, Man Kuntu Maula, P:65

۵۲۔ محمد امین علی، سید، نقوی، حسینؓ ہی حسینؓ باب الھدیٰ، فیصل آباد، ۱۹۹۹ء، ص:۸۱

Muhammad Ameen Ali, Syed, Naqvi, Hussain hi Hussain, Bab-ul-Huda, Faizabad, Faisalabad, 1999, P:81

۵۳۔ محمد امین علی، سید، نقوی، من کنت مولیٰ، ص:۶۶

Muhammad Ameen Ali, Syed, Naqvi, Man Kuntu Maula, P:66

۵۴۔ آفتاب احمد، سید، محمدہ، مشمولہ: عشق محمد ﷺ، ص:۵

Muhammad Ameen Ali, Syed, Naqvi, Ishq-e-Muhammad, P:5

۵۵۔ سید، محمد امین علی شاہ نقوی، محمدؐ ہی محمدؐ، ص:۶

Syed, Muhammad Ameen Ali Shah Naqvi, Muhammad hi Muhammad,P:6

۵۶۔ ایضاً، ص:۹

Ibid, P:9

۵۷۔ ایضاً

Ibid

۵۸۔ ایضاً، ص:۱۰

Ibid, P:10

۵۹۔ ایضاً، ص:۳۸

Ibid, P:38

۶۰۔ ایضاً

Ibid

۶۱۔ کامران اعظم سوہدروی، مدح رسول، علم و عرفان پبلشرز، لاہور

Kamran Azam Soharwardi, Midah-e-Rasool, Ilm-o-Irfan Publishers, Lahore